بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

محدث دہلی

جلد ۳	ماہ دسمبر ۱۹۳۵ء مطابق رمضان المبارک ۱۳۵۴ھ	نمبر ۸

تاریخ رحمانیہ بابت ۱۳۵۳ھ و ۱۳۵۴ھ

(از نذیر احمد رحمانی)

دار الحدیث رحمانیہ دہلی کی بارہ سالہ تاریخ کا مفصل مجموعہ شعبان ۱۳۵۲ھ میں شائع ہو چکا ہے[1]۔ پھر ۱۳۵۳ھ و ۱۳۵۴ھ کی کارگذاریاں بھی ناظرین "محدث" کے ہاتھوں میں وقتاً فوقتاً حسب مواقع پہنچتی رہی ہیں۔ لیکن اب ہم چاہتے ہیں کہ "تاریخ رحمانیہ" کے ان دو سالہ پراگندہ موتیوں کو بھی ایک ہی لڑی میں پرو کر، پہلے مجموعہ کے ساتھ ملا دیں، تاکہ ارباب بصیرت کو دار الحدیث رحمانیہ کی علمی و دینی۔ قومی و مذہبی خدمات کا صحیح اندازہ لگانے میں آسانی ہو جائے۔

موجودہ زمانہ کے عام عربی مدارس کا تعلیمی معیار اتنا پست۔ اور علمی مذاق اتنا کمزور ہے کہ ان درسگاہوں سے با استعداد۔ ذی لیاقت۔ اور ٹھوس قابلیت کے علماء کا پیدا ہونا ہرگز قرین قیاس نہیں۔ اسی لئے دار الحدیث رحمانیہ نے مصارف کی کثرت۔ اور اخراجات کی زیادتی سے بے پروا ہو کر ہمیشہ اس بات کی کوشش کی کہ جامع علوم و ماہرین فنون اساتذہ رکھے جائیں کیونکہ طلبہ کی قابلیت کا دارومدار استادوں ہی پر ہے نیز داخلہ کے وقت طلبہ کی ذہانت و لیاقت کی ایسی جانچ کی جاتی ہے کہ بہت کم ایسے لڑکے ہوتے ہیں جو اس معیار پر پورے اتر سکیں۔ بلکہ ہر سال بیسیوں ایسے طالب علم جن کی تعلیمی نشو و نما عام مدارس کی روش پر ہوتی ہے۔ امتحان داخلہ میں ناکام ہو کر واپس چلے جاتے ہیں۔ اور دوسرے مدارس میں بخوشی داخل ہو جاتے

[1] جو صاحب چاہیں محصولڈاک کیلئے ۱ پیسہ کا ٹکٹ بھیجکر مفت دفتر رسالہ محدث سے منگا لیں۔

ہیں۔ لیکن بحمد اللہ ”رحمانیہ“ نے اپنے صحیح مقاصد کے خلاف محض کثرت دکھانے کیلئے اینٹ پتھر بھرنے کی کبھی کوشش نہیں کی۔ اسی لئے اس میں داخل ہونے والے طلبہ کی تعداد ہمیشہ ساٹھ سے لیکر سو 100 کے درمیان ہی رہی۔ ورنہ اس کے بلند حوصلہ ناظم، عالی ہمت مہتمم، جناب شیخ عطاء الرحمٰن صاحب مدظلہ کا تو خیال ہے کہ اگر دارالحدیث کے مقررہ معیار پر ایک ہزار طلبہ بھی داخل ہونے کیلئے آئیں تو وہ نہایت خوشی اور فراخدلی کے ساتھ داخل کرنے کیلئے تیار ہیں۔

مکتبہ رحمانیہ

دارالحدیث رحمانیہ میں جس طرح درسی کتابوں میں ٹھوس لیاقت پیدا کرنے کیلئے جید علماء رکھے جاتے ہیں اسی طرح طلبہ کے معلومات میں اضافہ کرنے اور ان کی دماغی تربیت و ذہنی ارتقا کیلئے ایک عظیم الشان کتب خانہ بھی ہے۔ جس میں ہزارہا کتابیں مختلف علوم و فنون کی درسی و غیر درسی، مطبوعہ و غیر مطبوعہ موجود ہیں۔ اور ہر سال اس میں کچھ نہ کچھ ضروری و مفید کتابیں بڑھائی بھی جاتی ہیں۔ چنانچہ ان دو سالوں کے اندر درسی کتابوں کے علاوہ محلی شرح موطا کا نایاب قلمی نسخہ۔ اور مطبوعہ و نایاب کتابوں میں ”تمدن عرب“ ”تفسیر ترجمان القرآن“ للنواب صدیق حسن خاںؒ۔ اور مجمع الزوائد للحافظ الہیثمیؒ و خزانۃ الادب وغیرہ وغیرہ متعدد درسی و غیر درسی کتب کا اضافہ ہوا۔

دارالمطالعہ

مکتبہ رحمانیہ کے ماتحت، طلبہ کی جمعیۃ الخطابہ کے زیر اہتمام، جناب مہتمم صاحب کی طرف سے طلبہ کے لئے موجودہ روش کے مطابق علمی و ملکی حالات جاننے اور ذہنی ترقی حاصل کرنے کیلئے ایک دارالمطالعہ بھی قائم ہے۔ جس میں ان سالوں میں بھی بیس کے قریب ملک کے مشہور روزانہ، سہ روزہ، ہفتہ وار، اور پندرہ روزہ اخبارات اور سولہ کے قریب مشہور و بلند پایہ علمی، ادبی، اور مذہبی عربی و اردو رسائل جاری رہے۔ اور انشاء اللہ آئندہ بھی جاری رہیں گے۔ عربی رسائل میں المنار۔ الہلال۔ المقتطف تو پہلے ہی سے آرہے ہیں لیکن امسال سے الفتح بھی آنا شروع ہوگیا ہے۔

جمعیۃ الخطابہ

دارالحدیث کی اس جمعیۃ کا تذکرہ محدث کے صفحات میں اکثر کیا گیا ہے یہ جمعیۃ مدرسہ کی طرف سے طلبہ میں تقریر و تحریر اور علمی مقابلہ و مناظرہ کی مشق کرنے کیلئے قائم ہے اس کے دو شعبے ہیں۔ شعبہ اول ادنیٰ جماعت سے تیسری جماعت تک کے لڑکوں کا ہے۔ اور دوسرے شعبے میں چوتھی جماعت سے آٹھویں جماعت تک کے طلبہ شریک ہوتے ہیں۔ پہلے شعبہ میں صرف اردو تقریریں ہوتی ہیں اور دوسرے شعبے میں اردو و عربی دونوں کی مشق ہوتی ہے۔ صدارت کے فرائض اساتذہ انجام دیتے ہیں۔ ہر دو شعبوں کا عام ہفتہ واری اجلاس علیحدہ علیحدہ ہوتا ہے لیکن ہر دو مہینہ کے بعد ایک مشترکہ اجلاس بھی ہوا کرتا ہے جسے اگر کوئی خاص اور مناسب موقع حاصل ہوا تو خصوصی حیثیت دیدی جاتی ہے۔ چنانچہ سنہ ۵۳ھ میں اس کے پانچ مشترکہ اجلاس ہوئے جن میں پہلا اجلاس حسب دستور افتتاحی ہوا جو شروع سال یعنی اواخر شوال میں نہایت شان سے منعقد ہوا۔ دوسرا خصوصی اور مشترکہ اجلاس عیدالاضحیٰ (بقرعید) کے

موقع پر ۹؍ذی الحجہ بروز پنجشنبہ کو منعقد ہوا۔ جس میں صرف قربانی اور حج کے متعلق مضامین عربی و اردو میں بیان کئے گئے۔ تیسرا خصوصی اور مشترکہ اجلاس محرم کے موقع پر ۸؍محرم الحرام کو منعقد ہوا۔ جس میں موجودہ مراسم محرم کے خلاف واقعات شہادت پر نہایت بلند پایہ تاریخی، و محققانہ تقریریں ہوئیں۔ چوتھا خصوصی اور مشترکہ نہایت شاندار جلسہ ۱۲؍ربیع الاول بروز پنجشنبہ کو منعقد ہوا۔ جس میں ہر دو شعبوں کے منتخب مقررین نے صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک زندگی کے مختلف شعبوں پر اعلیٰ درجہ کی عربی و اردو تقریریں کیں۔ پانچواں مشترکہ اجلاس بغیر کسی خصوصی موقع کے محض اصول کی پابندی کیلئے جمادی الاولیٰ کے شروع ہفتہ میں منعقد ہوا۔ پھر اس سال کا ہنگامہ خیز اور شاندار آخری اجلاس ۱۳؍اکتوبر ۱۹۳۴ء مطابق ۲۴؍جمادی الاخری ۱۳۵۳ھ پنجشنبہ کو منعقد ہوا۔ گذشتہ سال کی طرح امسال یعنی ۱۳۵۴ھ میں بھی جمعیتہ کے عمومی و خصوصی اجلاس برابر ہوتے رہے۔ اور حسب معمول امسال بھی عید الاضحیٰ محرم۔ ربیع الاول وغیرہ میں موقع کے لحاظ سے بہترین اور محققانہ تقریریں عربی و اردو میں ہوتی رہیں۔ اور اسلامی طریق حکومت۔ دنیا کا سب سے بڑا فاتح۔ حکومت عباسیہ کا زوال اور اس کے اسباب۔ اسلام میں جہاد کی حیثیت۔ حب صحابہ کرام کا ایمانی منظر۔ عالمگیر مذہب پر محققانہ نظر۔ قرآن اور موجودہ مسلمان۔ اسلام غیر مسلموں کی نظر میں۔ وغیرہ وغیرہ عنوانات پر مقابلے کی نہایت بلند پایہ تقریریں ہوئیں۔ نیز حجیت حدیث۔ الجمعۃ فی القری۔ کذبات مرزا۔ بشریۃ الرسول۔ وغیرہ مباحث پر کامیاب مناظرے بھی ہوئے۔ اور ہمیشہ اچھے مقررین اور عمدہ مناظرین کو ان کی حوصلہ افزائی کیلئے جناب مہتمم صاحب مدظلہ العالی کی طرف سے حسب لیاقت گھڑی۔ شیشہ کی متعدد خانوں والی فینسی دواتیں۔ خوبصورت رومال۔ مضبوط چاقو۔ عمدہ فاؤنٹین قلم مع پنسل۔ وغیرہ انعامات میں ملتے رہے۔ گذشتہ سالوں کی طرح اس سال بھی جمعیتہ کا سالانہ اجلاس نہایت شاندار طریقہ پر ۲۶؍ستمبر ۱۹۳۵ء کو منعقد ہوا۔ اور اچھے مقررین کو گرانقدر انعامات دئیے گئے۔ شام کو ایک پر تکلف دعوت بھی مدرسہ کی طرف سے ہوئی۔

بیرونی تبلیغ

جہاں جناب شیخ عطاء الرحمٰن صاحب دام فیضہ اتنا بڑا شاندار مدرسہ جاری کر کے ملک و قوم کی علمی و تعلیمی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ وہاں ملک کے ہر گوشہ میں عام تبلیغ کا جذبہ بھی ان کے دردمند پہلو میں کار فرما ہے چنانچہ اس مقصد کی تکمیل کیلئے محرم ۱۳۵۲ھ سے رسالہ "محدث" بالکل مفت جاری ہے جو ہزاروں کی تعداد میں ہندوستان کے ہر علاقہ۔ اور بیرون ہند کے متعدد ملکوں میں ہر ماہ باقاعدہ پہنچ رہا ہے اور اپنے عام فہم ضروری مذہبی و اخلاقی مضامین کی وجہ سے ہمہ گیر مقبولیت حاصل کر رہا ہے۔ محدث کی خدمات پر ہمیں کچھ لکھنے کی ضرورت نہیں۔ ناظرین کے قلوب خود اس کی سچی شہادت دے رہے ہونگے اور اب اکتوبر ۱۹۳۵ء سے فیاض دل مہتمم صاحب نے اس کے صفحات بجائے ۱۶ کے چوبیس کر دئیے ہیں۔

غالباً تاریخ رحمانیہ کا ایک گوشہ نامکمل رہ جائیگا اگر "محدث" کے سلسلے میں مَیں مولانا عبد الحلیم ناظم مرحوم کا ذکر نہ کروں۔ آپ "رحمانیہ" کے ان مایہ ناز فرزندوں میں تھے جن کے جذبۂ دینی اور ولولۂ قومی سے ہماری بہت کچھ امیدیں وابستہ تھیں۔ آپ دار الحدیث میں تدریس و تعلیم کے فرائض انجام دیتے ہوئے۔ محدث کی اڈیٹری بھی پوری

کامیابی کے ساتھ کر رہے تھے۔ ناظرین جانتے ہیں کہ مرحوم کے مضامین کس درجہ مفید اور بلند پایہ ہوتے تھے۔
لیکن افسوس کہ ابھی یہ کلی چٹکنے بھی نہ پائی تھی کہ مرجھا گئی۔ یعنی آپ تقریباً تین مہینے بیمار رہ کر ۲۱ اگست ۱۹۳۵ء
کو ہمیں ہمیشہ کیلئے چھوڑ گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ ان کو اپنی خاص رحمتوں سے نوازے۔ اور
اعلیٰ مراتب عطا فرمائے۔ آمین۔ آپ کے احباب نے آپ کی تاریخ وفات لکھی ہے جن میں سے ایک آپ کے سامنے
پیش کرتا ہوں۔

(از مولوی محمد سلیم صاحب اسلم دانا پوری)

بیحد غمِ فراق ستاتا ہے اُس گھڑی جاتے ہیں جب جو صاحبِ طبع سلیم ہیں
دردِ جگر ہے جس سے وہ مرحوم کون ہے؟ فاضل، لبیب، مولوی عبد الحلیم ہیں
عالم تھے یہ مدیرِ "محدث" حدیث کے اہلحدیث، داخل دار النعیم ہیں
گلزار ہے خموش کہ اک ہمنوا نہیں۔ سب دل شکستہ، بزمِ سخن کے ندیم ہیں

اسلم مقام صبر ہے اک شکر کی جگہ
با حمد شاد، خلد میں عبد الحلیم ہیں
۱۳۵۴ھ

اس ماہوار رسالہ کے علاوہ دو سال سے چھوٹی چھوٹی مذہبی، اخلاقی، اصلاحی چالیس حدیثوں کا
ایک مجموعہ ترجمے کے ساتھ "اربعین رحمانی" کے نام سے، مہتمم مدرسہ مدظلہ شائع کر رہے ہیں چنانچہ اربعین حالی
گذشتہ سال نکلی تھی۔ اور اب ۲ مکمل ہو کر لوگوں کے ہاتھوں میں پہنچ چکی ہے۔ اور ساتھ ہی یہ اعلان بھی ہے کہ
جو شخص ان حدیثوں کو مع ترجمے کے اسی کے مطابق یاد کر کے مدرسے کے سالانہ جلسہ میں (جو شعبان میں ہوا کرتا ہے)
سنا دیگا اس کو جناب مہتمم صاحب مناسب انعام سے خوش کریں گے چنانچہ بہت سے طالب علموں نے زبانی سنا سنا کر
انعامات حاصل کئے۔ مدرسے کے علاوہ باہر کے لوگوں نے بھی اس میں شرکت کی اور حسب اعلان ان کو بھی انعام دیا گیا۔
"التحقیق الراسخ"۔ مطرقۃ الحدید۔ احکام میلاد مروجہ۔ الحزب المقبول۔ تقویۃ الایمان۔ وغیرہ کتابیں بھی
ہزاروں کی تعداد میں چھپوا کر مفت تقسیم کی گئیں۔
مولانا محمد صاحب ایڈیٹر اخبار محمدی دہلی نے جب حافظ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور کتاب "اعلام الموقعین"
کا ترجمہ شائع کرنے کا قصد ظاہر کیا۔ تو بلند حوصلہ مہتمم صاحب نے نہایت خوشی سے۔ اس دینی خدمت کیلئے اپنے پاس
سے تین سو روپے کی خطیر رقم یکمشت دیدی۔ چنانچہ اب وہ کتاب "دلائل المحققین" کے نام سے شائع ہو گئی ہے
اور دفتر اخبار محمدی دہلی سے قیمتاً مل سکتی ہے۔ قیمت حصہ اول چودہ آنے حصہ آخر ڈیڑھ روپیہ
ان خدمات کے علاوہ شیخ عطاء الرحمن صاحب نے دار الحدیث رحمانیہ کے ایک لائق اور فاضل مدرس مولانا
عبید اللہ صاحب مبارکپوری کو اپنی طرف سے تنخواہ دیکر حضرت مولانا عبد الرحمن صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں

شرح ترمذی کے کام میں معاونت کیلئے بھیجدیا تھا جہاں انھوں نے دو سال تک حضرت مولانا مرحوم کو عدم بصارت کی مجبوری میں بڑا آرام پہنچایا۔ نیز سندھ کے علاقہ میں تقریری تبلیغ کیلئے جناب شیخ صاحب موصوف ایک عرب (عبدالعزیز نجدی) کو اپنی طرف سے برابر تنخواہ بھیج رہے ہیں۔

طلبہ کی صحت و تفریح

ان تمام جذبوں اور ولولوں کے ساتھ جو ناظم مدرسہ رحمانیہ کو دین کی خدمت و تبلیغ کیلئے حاصل ہیں آپ کو یہ حقیقت بھی اچھی طرح معلوم ہے کہ جب تک انسان اپنے دماغ کو فرحت و راحت نہ پہنچائیگا۔ اسوقت تک اس کا علم صحیح اور صاف نہیں ہو سکتا اسی لئے آپ طلبہ کی صحت کا ہمیشہ خیال رکھتے ہیں اور ان کو خوش رکھنے آرام پہنچانے کی ہر ممکن صورت سوچتے رہتے ہیں۔ کبھی ان سے اتنی محنت و مشقت کے روادار نہیں ہوتے جس سے ان کی صحت پر برا اثر پڑے۔ اسی شفقت و رافت کا نتیجہ ہے کہ بہترین کھانے کا انتظام ہے۔ نگرانی و ہدایت کیلئے ڈاکٹر موجود ہے۔ درسگاہوں میں بجلی کے پنکھے لگے ہوئے ہیں۔ گرمیوں میں صرف ایک وقت تعلیم ہوتی ہے۔ کھانے کے وقت میں صبح و شام برف کا ٹھنڈا پانی ملتا ہے۔ تربوز برف کی ٹنکیوں میں ٹھنڈے کر کے کھلائے جاتے ہیں اور جاڑے میں کمبل لحاف۔ کوٹ وغیرہ دیئے جاتے ہیں وضو و غسل کیلئے گرم پانی تیار رہتا ہے۔

جدید تعمیر

اسی سلسلے میں امسال مدرسہ میں ایک جدید تعمیر بھی ہوئی ہے یعنی دو غسلخانے تو مدرسے کی مسجد میں پہلے ہی سے بنے ہوئے تھے لیکن چونکہ اہل محلہ بھی غسل وغیرہ کیلئے وہیں آتے تھے جس کی وجہ سے طلبہ کو تکلیف ہوتی تھی تو ناظم صاحب نے مدرسہ کے ایک قدیمی کنویں کو جو مدرسہ کے مغربی و جنوبی حصہ میں عرصہ سے بند تھا۔ کھلوا کر اوپر ایک بہت بڑی ٹنکی بنوادی۔ اور اس میں بجلی کا موٹر لگوادیا۔ جس کے ذریعہ سے ہر وقت پانی ٹنکی میں موجود رہتا ہے۔ اور وہیں جدید غسلخانے بھی تعمیر کرادیئے۔ اور ٹنکی سے غسلخانوں میں نل لگوادیئے۔ جس کی وجہ سے طلبہ کو بے حد آسائش ہوگئی ہے۔ اور اُدھر محلے والے بھی بہت خوش ہیں کیونکہ اب مسجد کے غسلخانے اور نل گویا انھیں کیلئے مخصوص ہوگئے۔

بنوٹ کے استاد

طلبہ کی صحت برقرار رکھنے کیلئے دارالحدیث رحمانیہ نے ایک نہایت مفید اور بہترین چیز اپنے یہاں رکھی ہے جو شاید موجودہ مدارس میں کہیں بھی نہیں۔ یعنی ایک ماہر فن کہنہ مشق اور لائق استاد کو مقرر کیا گیا ہے کہ وہ روزانہ عصر کے بعد لڑکوں کو بنوٹ کے ہاتھ سکھلائیں۔ چنانچہ استاد موصوف ہر روز آکر لڑکوں کو سکھلاتے ہیں۔ مہتمم صاحب نے لڑکوں میں شوق پیدا کرنے کیلئے شروع سال میں اعلان کردیا تھا کہ سالانہ جلسہ میں میں خود اس کا معائنہ کرونگا اور صفائی سے کھیلنے والے کو انعام دونگا۔ چنانچہ سالانہ جلسہ کے موقع پر لڑکوں نے اپنی مشاقی و ہنرمندی کے جوہر دکھلائے اور حسب حیثیت ان کو انعام بھی دئے گئے۔

آب و ہوا کی تبدیلی یا وطن کو روانگی

دارالحدیث میں حفظان صحت کا جسقدر خیال رکھا جاتا ہے اسکی نظیر موجودہ مدارس عربیہ میں تقریبًا مفقود ہے۔ باوجود ان

احتیاطوں کے بھی۔ بتقدیر الٰہی اگر کوئی طالب علم بیمار ہو جاتا ہے۔ اور علاج و معالجے سے اچھا نہیں ہوتا۔ تو یہ سمجھ کر کہ تبدیل آب و ہوا کا اثر بھی صحت کیلئے بہت خوشگوار ہوتا ہے۔ مہتمم صاحب اپنے کرایہ سے اپنا آدمی ساتھ بھیجکر اس کو اُس کے والدین اور اعزہ و اقربا میں پہنچا دیتے۔ چنانچہ امسال بھی دو لڑکوں کو ان کے گھر کرایہ دیکر بھیجا گیا۔ ایک پنجاب کا تھا اور ایک صوبہ بہار کا۔

اسی طرح جب سالانہ امتحان کے بعد دو مہینے کیلئے مدرسہ میں تعطیل ہو جاتی ہے اور تمام مدرسین و طلبہ خوشی خوشی اپنے اپنے گھروں کو سال بھر کی محنت کے بعد آرام کیلئے جاتے ہیں تو بہت سے ایسے غریب اور نادار طالب علم ہوتے ہیں جو اپنی غربت اور افلاس کی وجہ سے اس جذبے کو دبا دینے پر مجبور ہوتے ہیں۔ اور محض اپنی محتاجی کی وجہ سے نہ یہ اپنے والدین کی خدمت کر سکتے ہیں۔ اور نہ ان کے والدین ان کو دیکھکر اپنی آنکھوں کو ٹھنڈک اور دلوں کو راحت پہنچا سکتے ہیں تو غریب اور بے وطن طالب علموں پر ہمیشہ شفقت و رحمت کی نظر رکھنے والے مہتمم "رحمانیہ" کے درمند دل میں ہمدردی و مہربانی کی ایک لہر دوڑ جاتی ہے اور وہ نہایت خوشی اور کشادہ دلی کے ساتھ ان کو کرایے دے دے کر اُن کے وطنوں کو بھیجدیتے ہیں۔ چنانچہ گذشتہ سال صرف کرایے میں تقریبًا تین سو روپے خرچ ہوگئے۔ اور اس سال بھی۔

تفریحات

اسی سلسلے کی ایک کڑی، دار الحدیث رحمانیہ کے طلبہ کی تفریحات بھی ہیں۔ جو ان کو سال میں کئی کئی بار مدرسہ کی طرف سے کرائی جاتی ہیں۔ چنانچہ گذشتہ سال سہ ماہی امتحان کے بعد ایک جشن ہوا اور پھر ۲ا جولائی ۱۹۳۴ء (۲۸ ربیع الاول) کو ایک یوم التفریح منایا گیا۔ تمام طلبہ و مدرسین اور ملازمین، لاریوں کے ذریعہ صبح ہی "قطب مینار" پہنچے۔ جہاں دن بھر سیر و تفریح اور کھیل کود میں لگے رہے۔ بعد ظہر سے عصر تک قطب کی "بھول بھلیاں" کے وسیع سائبان میں زیر صدارت مولانا محمد صاحب مدیر "محدث" بعض طلبہ کی عربی و اردو برجستہ تقریریں ہوئیں۔ بعض طلبہ نے عربی و اردو زبان میں اپنی تیار کردہ قومی و نعتیہ نظمیں سنائیں۔ جن پر ہر طالب علم کو مہتمم صاحب کی طرف سے مولانا محمد صاحب نے نقدی انعامات دیئے۔ اور پھر شام کو جشنِ آم خوری کے بعد لاریوں کے ذریعہ واپسی ہوئی۔

تیسری تفریح شش ماہی امتحان کے بعد طلبہ کی دماغی تکان دور کرنے کیلئے ۲ جمادی الاولیٰ ۱۳۵۳ھ (۱۵ اگست ۱۹۳۴ء) کو شاہی باغ "روشن آرا" میں ہوئی۔ دن بھر سارے متعلقین مدرسہ وہیں رہے۔ حسب دستور ایک پر لطف ضیافت بھی ہوئی۔ جس میں پھلوں کی خاص طور پر کثرت رہی۔ طلبہ مختلف کھیلوں اور دلچسپ ادبی مجلسوں میں مصروف رہے۔

اسی طرح اس سال بھی دستور کے مطابق یہ سب تفریحات نہایت خوشی و شادمانی کے ساتھ شاندار طریقے پر منائی گئیں۔ ہاں امسال "قطب مینار" کی سالانہ تفریح میں یہ خصوصیت رہی کہ لڑکے وہاں ایک شب اور ایک دن رہے یعنی پچھلے سالوں میں عمومًا یہ ہوتا رہا کہ صبح کو جا کر شام کو واپسی ہو جاتی تھی لیکن اس سال ایسا

نہیں ہوا بلکہ ۲۴ر جولائی ۳۵ء کو شام کے وقت ۶ بجے چار لاریوں میں اکٹھا بیٹھکر دہلی سے روانہ ہوئے اور برسات کی ٹھنڈی ٹھنڈی کیف انگیز ہوائیں کھاتے اور سبزہ زاروں کے خوش کن مناظر سے لطف اندوز ہوتے ہوئے تقریباً ۷ بجے "قطب" پہنچ گئے۔ رات نہایت پر لطف۔ فرحت بخش۔ روح پرور فضا میں گذاری۔ اور پھر دوپہر تک مختلف قسم کی دلچسپیوں میں مصروف رہے۔ ۱۰ بجے ناظم صاحب اپنے ساتھ مچھلی کا قورما لیکر پہنچے تھے جو بہترین پراٹھوں کے ساتھ خوب سیر ہو کر کھایا گیا۔ اس کے بعد آموں کی باری آئی۔ قلمی اور بیجو دونوں قسم کے آم تھے جو نہایت لذیذ۔ شیریں اور خوش ذائقہ تھے۔ کھانے کے بعد لڑکے پھر کھیل کود میں مشغول ہو گئے۔ یہانتک کہ ۲۵ر جولائی ۳۵ء کی شام کو لاریوں میں بیٹھکر نہایت خوش و خرم فرحاں و شاداں مدرسہ میں پہنچ گئے۔ ۸ر اگست کو پھر مدرسہ میں تعطیل رہی اور ایک جماعت طلبہ کی، دہلی کی دوسری مشہور سیرگاہ "اوکھلہ" تفریح کیلئے گئی تھی۔ وہاں بھی ان کی ضیافت کا سامان ناظم صاحب ہی کی طرف سے کیا گیا تھا۔

اس زمانے میں جبکہ عموماً دولت و ثروت کا نشہ لوگوں کے دماغوں کو مختل کر دیتا ہے۔ اور وہ رسمی شرافت و بڑائی کے غرور میں طالب علموں پر نہایت حقارت آمیز نگاہیں ڈالتے ہیں۔ مدرسہ رحمانیہ کے ناظم کی غریب الوطن طالب علموں کے ساتھ یہ ہمدردی و شفقت کہ معمولی تفریحات میں بھی پچاسوں روپے خرچ کر دیتے ہیں۔ یقیناً بے نظیر فیاضی اور بے مثال سخاوت ہے۔ ہماری دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انھیں بھی ہمیشہ اپنے بیش از بیش انعامات و اکرامات سے نوازتا رہے۔ آمین ثم آمین۔

امتحانات اور تقسیم انعامات

ظاہر ہے کہ جہاں طلبہ کی ذہنی و دماغی، جسمانی و روحانی تربیت و حفاظت کا اسقدر اہتمام و انتظام ہوگا۔ وہاں کے طلبہ کی لیاقت کسقدر ٹھوس۔ صاف اور مضبوط ہوگی۔ اسی لئے اللہ کا فضل ہے، ہمیشہ ہر سہ امتحانات (سہ ماہی۔ ششماہی۔ سالانہ) میں لڑکے بہترین نمبروں پر کامیاب ہوتے ہیں۔ اور پھر ناظم صاحب حسب عادت ان کو دل کھولکر انعامات دیتے ہیں۔ چنانچہ گذشتہ سال سہ ماہی امتحان ۱۷۔ ۱۸۔ ۲۰ر محرم ۵۳ھ کو ہوا۔

اور ۱۱۔ ۱۲۔ ۱۳ر اگست ۳۴ء مطابق ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰ر ربیع الثانی ۵۳ھ کو تیاری کیلئے ایک ہفتہ اسباق بند رہنے کے بعد ششماہی امتحان ہوا۔ اور ۱۴ر اگست کو بعد عصر نتیجہ سنایا گیا۔ جو حد درجہ امید افزا رہا۔ اس کے بعد نقدی انعامات تقسیم ہوئے جن کی مجموعی میزان لعہ ۲۹ رہے۔

۲۔ ۳۔ ۴۔ ۵ر شعبان ۵۳ھ کو سالانہ امتحان ہوا۔ اور پھر نتیجہ سنانے اور انعامات و اسناد کی تقسیم کیلئے تیرھواں سالانہ جلسہ مورخہ ۱۷ر نومبر ۳۴ء مطابق ۹ر شعبان ۵۳ھ کو نہایت شان و اہتمام سے دارالحدیث کے وسیع ہال میں منعقد ہوا۔ حاضرین کی کثیر تعداد کے ساتھ تقریباً کل مقامی اہلحدیث علماء، وزعماء اور اکثر معززین و اکابر نے شرکت فرمائی۔ جلسہ تلاوت قرآن مجید کے بعد ۱۱ بجے شروع ہوا۔ چونکہ اب دارالحدیث نے حفظ کا نہایت پسندیدہ سلسلہ جاری کیا ہے (جس کا ذکر میں بیرونی تبلیغ کے ضمن میں کر چکا ہوں) اس لئے

نماز ظہر تک اسی کے سننے کا سلسلہ رہا۔ بعد ظہر لڑکوں نے مختلف عنوانات پر عربی و اردو تقریریں کیں۔ اور بعض مدرسین و طلبہ نے اپنے تیار کئے ہوئے عربی قصائد سنائے۔ اس کے بعد جناب مولانا عبداللہ صاحب روپڑی ممتحن مدرسہ نے ایک مختصر تمہید کے ساتھ سالانہ امتحان کا نتیجہ سنایا۔ جو بحمداللہ حسب توقع بے حد کامیاب و شاندار رہا۔ فارغ ہونیوالے پانچ طلبہ تھے جو سب کے سب کامیاب رہے۔ ان کو اسی اہم اجتماع میں، مبارکبادی کے ساتھ جبہ و دستار اور سندات عطا کی گئیں۔ آخر میں اس اجلاس کے صدر، ادیب البند، علامہ عبدالعزیز میمنی، لکچرار مسلم یونیورسٹی علیگڈھ نے جو خاص اسی جلسہ کی شرکت کیلئے بلائے گئے تھے، اردو و عربی زبان میں ایک اعلیٰ پایہ کی تقریر کی جس میں دارالحدیث رحمانیہ کی مستحسن و بے مثال خدمات پر اظہار رائے کرتے ہوئے عربی خوان طلبہ کو علمی و تعلیمی اعتبار سے نہایت مناسب اور مفید مشورے دیئے۔ اس کے بعد جلسہ مدرسہ کی کامیابی و ترقی کی دعا پر بخیر و خوبی ختم ہوا۔ اس شاندار اجلاس میں امتیازی حیثیت سے کامیاب طلبہ کو جو نقدی انعامات دیئے گئے ان کی کل میزان دو سو بارہ روپے (۲۱۲) ہیں۔

یعنی گذشتہ سال امتحانات کے موقع پر مہتمم صاحب مدظلہ نے، دیگر اکرامات کے علاوہ جو نقد انعام کی صورت میں عطا فرمائے ان سب کی میزان دو سو اکیاون روپے (۲۵۱) ہوئی۔ اسی طرح امسال بھی دارالحدیث کا سہ ماہی امتحان، نہایت خصوصی طریقے پر ۵ محرم ۵۵ھ مطابق ۱۰ اپریل ۳۶ء کو ختم ہوا۔ اس کے بعد ایک روز کی تعطیل رہی۔ نتیجہ سنائے جانے کے بعد قابل انعام لڑکوں کو ۶۳ نقد دیے گئے۔

اور مورخہ ۱۰، ۱۱، ۱۲ ربیع الثانی ۵۵ھ کو ششماہی امتحان ہوا۔ ۱۳ کو طلبہ کو راحت و آرام کا موقع دیا گیا۔ اور ۱۴ ربیع الثانی کو ناظم صاحب مدظلہ العالی نے تمام مدرسین و طلبہ کے سامنے نتائج پڑھکر سنائے۔ اس کے بعد مہتمم صاحب نے اپنی مسلمہ سخاوت اور مشہور کرم و عطا کا فیضان بہترین نمبروں پر کامیاب ہونے والے طلبہ پر نقد انعامات کی صورت میں ظاہر فرمایا جنکی کل میزان اکتالیس روپے (۴۱) ہے۔

سالانہ امتحان

مورخہ ۳ شعبان سے سالانہ امتحان شروع ہو کر ۸ شعبان ۵۵ھ کو ختم ہوا۔ اور اسی دن ایک عام جلسہ مدرسہ کے ہال کمرے میں منعقد ہوا۔ بیرون مدرسہ کے بھی علما اور عمائد اس میں شامل ہوئے۔ صبح ۸ بجے سے شام تک یہ جلسہ رہا۔ حفظ حدیث کی جو شاخ مدرسے میں کھولی گئی ہے اس کے ماتحت مدرسے کے لڑکوں نے اربعین نووی سنائی۔ بعض بعض نے بلوغ المرام کی یاد کردہ مسلسل حدیثیں از بر سنائیں۔ واللہ یہ معلوم ہو رہا تھا کہ موتی برس رہے ہیں۔ سامعین و حاضرین گہری دلچسپی سے اور فرحت قلب سے اپنے رسول معصوم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثوں کو سن سنکر جھوم رہے تھے تقریباً چار گھنٹے تک نور کی یہ بارش برستی رہی۔ اس کے بعد طلبا نے اور مدعوین حضرات نے مدرسے میں ہی دعوت تناول فرمائی اور نماز ظہر کے بعد پھر مجمع قائم ہو گیا۔

اب جو دیکھا تو رنگ ہی اور تھا یعنی وہی طلبہ جو ابھی ابھی فراٹے سے احادیث رسول رٹ رہے تھے وہ لٹھ بند

کھڑے ہوئے ہیں اور کسرت کے وہ ہاتھ دکھا رہے ہیں جو میدان جنگ کا نقشہ آنکھوں تلے پھیر دے۔ چھوٹے بچوں کے چہروں سے کرتب نے تو مجمع کو حیرت زدہ کر دیا۔ زاں بعد مولانا عبد الغفور صاحب اور مولانا عبداللہ صاحب کے عربی قصیدے پڑھے گئے جو بہت پسند کئے گئے۔ پھر جناب ممتحن صاحب نے امسال کا نتیجۂ امتحان سنایا۔

سچ تو یہ ہے کہ اہل مدرسہ کی طلبائے مدرسہ کی مدرسین مدرسہ کی اور ناظم مدرسہ کی بلکہ سب حاضرین کی انتہائی مسرتیں اور صبح سے ابتک کی تمام خوشیوں پر اس نتیجے نے پانی پھیر دیا۔ یہ سخت تر نا انصافی ہوگی کہ ہم اس حقیقت کو ناظرین سے پوشیدہ رکھیں کہ مدرسے کے قیام کے زمانے سے لیکر ابتک کبھی بھی مدرسے کے سالانہ امتحان کا اتنا خفیف نتیجہ نہیں آیا۔ جتنا کہ اس سال تھا یہاں تک کہ ممتحن صاحب نے اس سال کے امتحان کے ریمارک میں تحریر فرمایا ہے کہ

"بعض جماعتوں کا نتیجہ بہت اچھا رہا مگر گذشتہ سے نتیجہ بہت کمزور رہا جس کا بڑا افسوس ہے
غالباً طلبہ کی محنت اور مدرسین کی توجہ کی کمی اس کا باعث ہے جس کی ذمہ داری ناظم پر عائد
ہوتی ہے آئندہ اس کا خیال رہے"

یہ یقینی چیز ہے کہ محترم ناظم صاحب مدظلہ العالی کے دل پر اس کا برا اور گہرا اثر پڑا۔ تاہم آپ نے چشم پوشی سے کام لیکر حسب دستور سابق انعام واکرام سے مستحقین کو مالا مال فرمایا۔ جزاہم اللہ۔ مدرسہ رحمانیہ کے طلبا کو اربعین حفظ سنانے اور دیگر احادیث حفظ سنانے پر متفرق انعام دیئے گئے جن کی میزان اسّی روپے ہے۔ اس مدرسے کے علاوہ مدرسہ فیاضیہ کے دو طالب علموں کو اسی حفظ حدیث پر آٹھ روپے مدرسہ دار الکتاب والوں کو چھ روپے۔ مدرسہ میانصاحب والوں کو آٹھ روپے۔ مدرسہ سعیدیہ کے طالب علم کو چار روپیہ۔ اور مولانا محمد صاحب کے مدرسہ محمدیہ کے طالب علموں کو بارہ روپے انعام ملا۔ یوں ان بیرونی طلبا کو اڑتیس روپے انعام ملا۔ جملہ انعام حفظ حدیث کے سلسلے میں ایک سو اٹھارہ روپے فیاض دل مہتمم صاحب نے تقسیم کیا فجزاہ اللہ۔ گتکا اور تنوٹ کے اچھے کھلاڑیوں کو چودہ روپے انعام دیا گیا۔ مدرسے کے پاس شدہ طلبا میں سے جو اپنے کلاس میں اول آئے تھے جن کا خط اعلیٰ تھا جو قرآن حدیث میں اول تھے انھیں چھبیس روپے انعام تقسیم کیا گیا یوں جملہ انعامات کی بقدر رقم ایک سو اٹھاون روپے کی ہوئی۔

زاں بعد جناب مولانا محمد صاحب ایڈیٹر اخبار محمدی دہلی نے ایک پر مغز مختصر سی تقریر کی جس میں آپ نے قیامت کے دن کے امتحان کے نقشے کو حاضرین کے سامنے کچھ ایسے دردھرے الفاظ میں پیش کیا کہ کوئی آنکھ نہ تھی جس میں سے آنسو نہ بہتے ہوں۔ پھر ناظم صاحب اور مدرسے کی ترقی کی پر اخلاص دعاؤں پر یہ سالانہ جلسہ عصر کی نماز کے وقت ختم ہوا۔ فالحمد للہ۔

کاشکے کوئی ہوتا اور دیکھتا کہ اس کے بعد وہ بچے جو اپنی ماں باپ کی ماؤں کی آنکھوں سے سال بھر سے اوجھل تھے وہ علم دین کے طالب جو گھر بار سے دور پردیس میں راہ للہ رکے ہوئے تھے کس طرح حضرت میانصاحب کے ارد گرد سمٹ کر آگئے۔ اور ہر ایک نے اپنی غربت جتا جتا کر میاں صاحب سے کس طرح کرایہ طلب کرنا شروع کیا۔ اور پھر فیاض دل مہتمم نے کس طرح ان میں سے ہر ایک کو بیٹا بیٹا کہہ کر ان کا منہ مانگا کرایہ دینا شروع کیا۔ تو واللہ وہ اس بات پر

خدائے تعالیٰ کا بیحد شکریہ ادا کرتا۔ ایک سالتھ اس کرایے کی رقم پورے تین سو روپے آپنے ان بے گھر بے در بے یار بے مددگار بے کس اور بے بس طالبعلموں کو دی اور یہ خوش خوش دل سے دعائیں دیتے ہوئے اپنے وطن مالوف کو روانہ ہوئے۔

کوئی کچھ بھی سمجھے لیکن ہم اس حقیقت کو الفاظ کا جامہ پہنائے بغیر نہیں رہ سکتے کہ اس زمانے میں جبکہ امرا کی جیبوں کا پیسہ ڈوم ڈھاریوں اور تھیٹر بائسکوپوں کا ہی حصہ بنا ہوا ہے۔ ایک ایسا وجود بیحد غنیمت ہے جسے دین خدا کی خدمتوں سے چسکا ہے۔ اللہ آپ کی عمر میں اقبال میں اخلاص میں اولاد میں تندرستی میں دین میں دنیا میں برکت دے۔ خدائے تعالیٰ آپ کو آخرت میں اُس کے قدموں میں رکھے جس کی حدیث کی خدمت کے لئے اسوقت آپ اپنے قدموں پر کھڑے ہوئے ہیں۔ آمین !!!

علماء کا ورود اور انکی رائیں

دارالحدیث رحمانیہ کی بارہ سالہ تاریخ جو ۱۳۵۰ھ میں شائع ہو چکی ہے۔ اسے دیکھکر غالباً آپ نے اندازہ لگا لیا ہو گا کہ ملک و ملت کے کتنے معتقدر علماء روز عمار کے قدوم کا شرف اس کو حاصل ہوتا رہا ہے۔ نہ صرف ہندوستان، بلکہ عرب و حجاز کی بڑی بڑی ہستیوں نے اِسے اپنے ورود مسعود سے نوازا ہے۔ اور کتنی بہترین رائیں اور مستحسن امیدیں اس مدرسہ کے ساتھ قائم کی ہیں۔ چنانچہ امسال بھی حضرت مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب مدظلہ العالی و حضرت مولانا محمد یوسف صاحب شمس محمدی فیض آبادی کی تشریف آوری کا شرف اس کو حاصل ہوا۔

چونکہ مولانا ثناء اللہ صاحب کی رائے پہلے شائع ہو چکی ہے۔ اسلئے ہم اسوقت صرف مولانا فیض آبادی ہی کی اس لمبی چوڑی تحریر کا خلاصہ درج کرتے ہیں جو انھوں نے مدرسہ کی "کتاب المعائنہ" میں لکھی ہے۔

"بحمداللہ و عونہ کہ یہ بندہ ناچیز اپنے ورود دہلی میں مدرسہ رحمانیہ کی زیارت سے مشرف ہوا۔ ۔ جمعیۃ خطابہ کی دعوت پر مجھے شرف حاضری حاصل ہوا۔ طلباء و مدرسین مدرسہ سب خوش سلیقہ و خوش اطوار ہیں۔ اور میرا خیال ہے کہ اگر خدائے تعالیٰ نے چاہا تو آگے چلکر یہ مدرسہ تمام ہندوستان کے مدارس کا مرکز و مرجع ہوگا۔ ۔ ۔ ۔ اور مدرسوں کی طرح اس مدرسہ میں طلبا کو بے عزتی سے روٹی نہیں ملتی بلکہ ان کو ان کے گھروں سے بھی زیادہ آرام و آسائش ہے ۔ ۔ ۔ ۔ میری حاضری پر طلباء و مدرسین نے ایک چھوٹا سا جلسہ منعقد کیا۔ ۔ ۔ ۔ چند طلباء نے اچھی تقریریں کیں۔ ایک طالب علم نے عربی میں تقریر کی اور روانی سے بولتا گیا، جسے دیکھکر ندوۃ العلماء کا نمونہ پیش نظر ہوا۔ ۔ ۔ ۔" ۹ رجب ۱۳۵۲ھ

خاتمہ سخن

الغرض مدرسہ رحمانیہ جن خصوصیات و ممتاز حیثیات کا حامل ہے۔ خواہ وہ علمی و تعلیمی ہوں یا انتظامی و رہائشی وغیرہ، ہر صورت ہیں وہ اپنی آپ نظیر ہے۔ قدرت نے اسے وہ فیاض دل۔ بلند حوصلہ۔ عالی ہمت مہتمم عطا فرمایا ہے۔ جس نے اپنی زندگی کا مطمح نظر۔ اور اپنی حیات کا اصلی مقصد ہی، اس بے دینی اور الحاد کے دور میں، کتاب و سنت کی اشاعت اور اسلام کی صحیح خدمت قرار دے دیا ہے۔ اس کی دولت کا ایک ایک پیسہ اور زندگی کا ایک ایک لمحہ دین الٰہی کی ترویج اور بندگان خدا کی اصلاح میں صرف ہوتا ہے۔ دنیا میں آپ کو